نکلنا کیسے جائز ہوگیا۔

حافظ صاحب نے رقعہ پڑھا تو کہنے لگے جماعت اسلامی والو یہ اعتراض تم پر ہے اور تم نے ہی اس کا جواب دینا ہے۔ مگر وہ بے چارے کیا جواب دیتے۔ پھر کہنے لگے یہ اعتراض عبدالقادر پر کیا گیا ہے اور اہل حدیث اسٹیج پر کیا گیا ہے اس لئے اس کا جواب بھی عبدالقادر ہی دے گا۔ کہنے لگے عارف والا والے لوگو سنو! اللہ تعالیٰ نے بوڑھی عورتوں کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے:

والقواعد من النساء التی لا یرجون نکاحا فلیس علیھن جناح ان یضعن ثیابھن غیر متبرجت بزینة و ان یستعففن خیر لھن والله سمیع علیم۔

ترجمہ:- کہ اگر وہ بغیر زینت کے سادگی کے ساتھ بے پردہ بھی باہر نکل پڑیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

کہنے لگے' کہاں ایک جوان عورت اور کہاں ایک بوڑھی عورت۔ ویسے بھی فاطمہ جناح کو تم مادر ملت کہتے ہو (قوم کی ماں) ماں بیٹے کے ساتھ یا بیٹا ماں کے ساتھ چلے پھرے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ حافظ صاحب کا یہ جواب دینا تھا کہ فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کافی دیر تک نعرے ہی لگتے رہے اور جماعت اسلامی والوں نے کہا کہ حافظ صاحب نے آج ہماری ہی نہیں بلکہ تمام اہل اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ تو صرف ایک جلسے کی بات ہے اس طرح کی کئی مثالیں ہیں۔ جنہیں احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں اس پر اور بھی کچھ لکھوں گا۔ (انشاء اللہ)

حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حاضر جوابی کا وہ ملکہ عطا فرمایا تھا جو بڑے بڑے علماء میں مفقود تھا۔ شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے بعد حافظ عبدالقادر صاحب میدان مناظرہ کے شہسوار تھے۔ میں نے بہت سی کانفرنسیں اور جلسے دیکھے ہیں مگر کوئی بھی ایسا عالم نہیں دیکھا جس نے چھاتی پر ہاتھ مار کر کہا ہو کہ مسلک اہل حدیث کے کسی مسئلہ پر کسی نے گفتگو کرنی ہے تو کرے۔ یہ شرف حاصل تھا تو صرف اور صرف حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب کو حاصل تھا۔ میں خود کئی مناظروں میں حافظ صاحب کے ساتھ رہا ہوں۔ مخالف فریق کے بڑے بڑے برجوں کے سامنے بھی وہ شیر کی طرح للکارتے رہے۔ پچھلے سال میں اخی المکرم حافظ عبدالغفار صاحب کے ساتھ روپڑی صاحب کی عیادت کے لئے ماڈل ٹاؤن پہنچا وہ کھانا کھا رہے تھے۔ مصافحہ کے بعد میں نے پوچھا کہ مجھے پہنچانا کہنے لگے کیوں نہیں۔ مولانا عطاء اللہ طارق گگو منڈی والے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ علالت اور نقاہت دیکھ کر زبان سے دعائیہ جملے نکلے۔ اللھم اشف عبدك عبدالقادر۔ اللھم اشفه شفاء کاملا عاجلا لا یغادر سقما۔ میں نے کہا میں نے مسند ابی ہریرۃ "کتاب لکھی ہے اس پر اپنے تاثرات کا اظہار فرما دیں۔ مسودہ پکڑ کر کافی دیر پڑھتے رہے۔ پھر حافظ عبدالغفار کو کہنے لگے میری طرف سے تحسینی کلمات لکھ دینا۔ مجھے یہ حسرت ہی رہے گی کہ کاش وہ کتاب شائع ہونے کے بعد اسے دیکھ لیتے۔

حافظ اسماعیل ؒ صاحب اور بڑے حافظ صاحب کو تو بہت برس پہلے الوداع کہہ چکے تھے۔ ان کی ایک نشانی ہمارے پاس تھی وہ بھی ہم سے رخصت ہوگئی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشیں معاف فرمائے۔ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پس ماندگان خصوصاً صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی' حافظ عبدالغفار روپڑی اور حافظ عبدالوہاب روپڑی کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور صحیح معنوں میں ان کا جانشین بنائے۔ (آمین)

اللھم اجعل قبره روضة من ریاض الجنه وادخله برحمتک فی عبادك الصالحین۔

## رسول اکرم ﷺ بحیثیت معلم

اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر اپنے ایک عظیم احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایته و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمة." (آل عمران ۱۶۴) "بے شک مومنوں پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے' انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔" اس آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ کے تین اہم مناصب کا ذکر ہے۔ (۱) تلاوت آیات (۲) تعلیم کتاب و حکمت گویا بعثت محمدی کے عظیم ترین مقاصد میں سے ایک اہم مقصد تزکیہ نفوس بھی ہے۔ تزکیہ باب تفعیل کا مصدر ہے جس کے معنی صفائی اور اصلاح کے ہیں۔ گویا نبی کریم کی بعثت کا اہم مقصد یہ ہے کہ آپ لوگوں کے باطل عقائد کی اصلاح فرمائیں' انہیں برائیوں سے روک کر اعمال صالحہ کا خوگر بنائیں اور اعلیٰ اخلاق کا درس دیں اور لوگوں کے دلوں پر کفر و شرک' برائی' بے حیائی اور بد اخلاقی کا جو زنگ لگ گیا ہے۔ اس کو صاف کریں۔ (ماخوذ: مقالہ از مولانا عبدالرؤف ؒ رحمانی۔ جھنڈا نگری)